روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۲۴ر صفر ۱۴۱۲ھ ، ۴ر تبوک ۱۳۷۰ہش ، ۴ر ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۸

مخلص دعا کیا ہوتی ہے

"نیکی کی دعا مانگنا سب سے مشکل دعا ہے۔" اس بارے میں فرمایا: "انسان کہتا ہے کہ مجھے نیکی عطا کر لیکن ساتھ ڈرتا بھی ہے اور پوری نیت بھی نہیں رکھتا۔ ایک شخص مثلاً رزقِ حلال کی دعا مانگتا ہے۔ اب اس کے لئے روزانہ رزقِ حرام کئی طرح سے بہت خوبصورت بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ان سب امکانات کو پیشِ نظر رکھے اور پھر یہ دعا کرے کہ اے خدا مجھے رزقِ حلال عطا کر۔ تب اس کو سمجھ آئے گی کہ مخلص دعا کیا ہوتی ہے؟ وہ دعا مخلص نہیں ہوگی جب تک کہ وہ پہلے رزقِ حرام کے سارے دروازے اپنے اوپر بند نہیں کر لیتا۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ اُنھوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے؛ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی، جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں۔ احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے اُنھوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں، تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا، اور کچھ نہ تھا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۷، ۴۰۸)

"انگریزی اور مغربی قومیں دنیا کی تلاش اور خواہش میں لگی ہوئی ہیں۔ ابتداء میں ایک موہوم اور خیالی امید پر کام شروع کرتے ہیں۔ سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں روپے برباد ہوتے ہیں۔ آخر ایک بات پا ہی لیتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس اور تعجب اُن پر ہے، جو کہتے ہیں۔ خدا نہیں مل سکتا۔ کس نے مجاہدہ اور سعی کی اور پھر خدا کو نہیں پایا؟ خدا تو ملتا ہے اور بہت جلد ملتا ہے۔ لیکن اس کے پانے والے کہاں؟؟؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۸)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ر اگست ۹۱ء لنڈن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیّدہ ناصرہ بنت سیّد کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ سویڈن کا نکاح نصیر احمد خاں ابن منیر احمد خاں انجینئر گلشن اقبال کراچی سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔

سیّدہ ناصرہ صاحبہ حضرت سیٹھ ابوبکر صاحب کی پڑپوتی اور حضرت سیّد محمد سرور شاہ صاحب کی پڑنواسی ہیں اور مکرم نصیر احمد خاں صاحب حضرت مولینا عبدالرحیم صاحب نیر کے پڑنواسے اور سیّد عبدالرزاق شاہ صاحب کے نواسے ہیں۔ عزیز حال ہی میں امریکہ سے انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کر کے واپس پاکستان آئے ہیں۔

اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط کا توازن برقرار رکھیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط کے رشتے کے متعلق کچھ بتانا ضروری ہے۔ بعض لوگ اعلیٰ اخلاق کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ نظم و ضبط کو توڑ دیا جائے۔ حُسنِ خلق کی خاطر نظام کو توڑ دیا جائے۔ کسی کے پاس ٹکٹ نہیں ہے تو اس کو بھی جانے دیا۔ قانون مقرر ہے کہ فلاں جگہ کھانا کھانا ہے تو یہاں کوئی آباد ہیں اس کو بٹھا کے کھلا دیا۔ یہ جو چیزیں ہیں یہ ایک پہلو سے حُسنِ خُلق کہلا سکتی ہیں۔ بڑا نرم انسان ہے۔ بڑا خلیق ہے۔ ہر آدمی کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ایک پہلو سے یہ بدانتظامی ہے اور بعض دفعہ بدانتظامی اتنی شدید رنگ کی ہو جاتی ہے حُسنِ خلق کی وجہ سے کہ اس سے بڑے بڑے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سیکیورٹی، حفاظت کا نظام ہے اور لنگرخانوں میں اگر کسی کو جانے کی اجازت نہیں تو وہ حفاظت کے نظام کی خاطر ہی ہے۔ بعض دفعہ بعض شریروں نے ہمارے جلسہ سالانہ پر کھانوں میں زہر ملانے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جماعت نگران تھی اور خدا کے فرشتے نگران تھے جنہوں نے نگرانوں کو متوجہ فرما دیا تو ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے تو ایسے موقعوں پر حُسنِ خلق خودکشی کے مترادف ہوتا ہے۔ حُسنِ خلق اور چیز ہے اور نظم وضبط اور چیز ہے اور ان دونوں کے درمیان ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ بڑے حُسنِ خلق کے ساتھ نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ایک آدمی کو کہہ سکتے ہیں کہ جناب آپ آگے نہیں جائیں گے۔ وہ سختی بھی کرے تو آپ برداشت کریں۔ یہ حُسنِ خلق ہے لیکن اس کو آگے جانے دیں یہ بدنظمی ہے۔ اس لئے ہر نظام میں ان دونوں چیزوں کے درمیان توازن رکھنا بڑا ضروری ہوا کرتا ہے۔ جو آپ کے فرائض ہیں آپ نے بہرحال ادا کرنے ہیں۔ جو فرائض ہیں تبدیلی کا آپ کو اختیار نہیں وہاں اگر اپنے اخلاق کی وجہ سے آپ تبدیلی کرتے ہیں تو مجرم بنتے ہیں۔ اپنے دائرۂ کار کے اندر رہتے ہوئے جتنی نرمی، جتنا لُطف و عنایت دکھا سکتے ہیں ضرور دکھائیں مگر دائرہ کار کو پھلانگنے کی اجازت نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ر جولائی ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۔۔۔ ۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں :۔

(۱) تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دُنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔

(۲) اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض وجذبات کو مقدم نہ کرو۔

(۳) اگر انسان کی زندگی کا یہ مدّعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلّب ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادّہ نہیں رکھتا بلکہ اس کا ایمان مُردہ ہے تو اس پر اعمالِ صالح کے طیب اشجار کے بارور ہونے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے۔

(۵) اصلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق ۔ پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے تو جسم بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح رُوح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔

(۶) جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں اوّل وہ تکمیلِ علمی کرتے ہیں اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمالِ علم کا ثبوت کمالِ عمل سے ملتا ہے تو پھر وہ بخل نہیں کرتے۔

(۷) ہر نفع اور سُوء حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں پس ہر نفع اور سُود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدّم کرو۔ اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔

(۸) جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے تو اس کی امید کس قدر وسیع ہو جاتی ہے اور پھر رحمانیت یہ ہے کہ بدوں کسی عملِ عامل کے ان اسباب کو مہیا کرتا ہے جو بقائے وجود کے لئے ضروری ہیں۔

اک دوست کہ تھی جس سے شناسائی پرانی
کہنے پہ جو آؤں تو یہ لمبی ہے کہانی
بنگہ سے چلا اور وہ جا پہنچا ولایت
اِس دُنیا سے اُس دُنیا میں اب جانے کی ٹھانی

ابوالاقبال

غزل

جشنِ آزادی پر

کیا شہرِ ستمگر میں نہ اَب آئے گا کوئی
پتھر سے کبھی شیشہ نہ ٹکرائے گا کوئی

کیا اَب نہ زمینِ رسن و دار سجے گی
زلفوں کو سرِ بام نہ لہرائے گا کوئی

زنداں سے نہیں اُٹھے گا کیا شورِ اناالحق
آنچل سے فضاؤں کو نہ سرخائے گا کوئی

کیا آج کوئی زہر پیالہ نہ پیئے گا
ہونٹوں سے مئے ناب نہ چھلکائے گا کوئی

کیا اَب یہاں لوگوں کی زبانیں نہ کھلیں گی
الفاظ سے ہونٹوں کو نہ مہکائے گا کوئی

لہرائیں گے کیا یونہی جہالت کے پھریرے
اکبرؔ مری قسمت کو نہ چمکائے گا کوئی

اکبر حمیدی

اکثر دُکھ قولِ سدید چھوڑنے سے پیدا ہوتے ہیں

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا:۔ ”یہ وہ آیت ہے جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے موقع پر پڑھا کرتے تھے دنیا میں معاشرے کی اکثر خرابیاں ٹیڑھی باتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں آپ صرف ایک موقعہ یعنی شادی بیاہ کے معاملات پر چسپاں کر کے دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ شادی کے نتیجہ میں سوسائٹی کے اندر جتنے بھی دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک FACTOR یعنی سیدھی بات چھوڑنے کا نتیجہ میں لڑکی والے لڑکی کے نقص چھپا رہے ہیں لڑکے والے لڑکے کے نقص چھپا رہے ہیں کوئی آمدن بڑھا کر بتاتے ہیں تو کوئی طبیعت غلط بیان کرتے ہیں۔ سخت مزاج ہوتا ہے کہتے ہیں بڑا ہی پیارا اور بڑا ہی نیک مزاج بچہ ہے یہ تو۔ بس مٹ جائے گا اپنی بیوی کے لئے۔ کوئی بیمار عورت ہے اس کو بچے کی طاقت نہیں ہے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے پھر جہیز کے دھوکے ہیں۔ بری کے دھوکے ہیں ٹیڑھی باتیں اور نارمل حالات سے بدل کر محبت کے اظہار ہوتے ہیں حالانکہ دو تین مہینے کے اندر ہی سارا گھر ننگا ہو جاتا ہے کہ ان کا مزاج کیسا ہے؟ پس ہمارے معاشرے میں بیاہ شادی کے اکثر دُکھ قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات چھوڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔“

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: م۔ ا۔ د

اطاعت امام کی اہمیت

ہماری انفرادی اور اجتماعی ترقی میں مقام (امامت) کے احترام اور امام جماعت کی کماحقہٗ اطاعت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے اپنے ۵۲ سالہ دور (امامت) میں جہاں احباب جماعت کو ان کی دیگر اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی وہاں مقام امامت کے احترام اور امام جماعت کی کامل اطاعت کی اہمیت کو بھی واضح کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ حضور نے احباب کو اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی اس کثرت سے تلقین فرمائی کہ اگر اس موضوع پر حضور (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کے جملہ ارشادات کو جمع کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے حضور کی یہ بیش قیمت نصائح آب زر سے لکھنے اور ہر آن ذہنوں میں مستحضر رکھنے کے قابل ہیں۔ انکی بنیادی اہمیت اور بے انداز افادیت کے پیش نظر حضور کی ان نصائح میں سے بعض نصائح مرتب کر کے ہدیہ قارئین کی جا رہی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان نصائح کا بغور اور بار بار مطالعہ کریں اور اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں ہمارا عمل ان نصائح کے خلاف تو نہیں ہے۔ امید ہے احباب ان نصائح کا بہت توجہ، انہماک اور دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔ اور ان سے صحیح رنگ میں استفادہ کرتے ہوئے مقام امامت کے احترام اور سیدنا حضرت امام جماعت کی اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھائیں گے کہ جس سے اطاعت کے متعلق جماعت احمدیہ کا خصوصی امتیاز اور بھی زیادہ اجاگر ہو کر دنیا کے سامنے آجائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت امام جماعت (الثانی) (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے احباب جماعت میں پاکیزگی اعمال کے وصف کو ترقی دینے اور بحیثیت جماعت انکے باہمی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی غرض سے اطاعت کی اہمیت کو اس قدر شدومد کے ساتھ واضح فرمایا کہ اسکا کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں چھوڑا۔ آپ نے ایک طرف امام اور امام کے قائم کردہ نظام کے احترام اور اسکی عظیم الشان برکات پر اور دوسری طرف اطاعت سے گریز کی کی وجوہات اور اس کے خطرناک نتائج پر بار بار بتکرار ایسے پُر اثر انداز میں روشنی ڈالی اور اس قدر جامعیت کے ساتھ ان سب امور کو ذہن نشین کرایا کہ اتنی وضاحت کے بعد یہ ممکن ہی نہ رہا کہ ایسا شخص جو ایمان کی قدر و قیمت پہچانتا ہو وہ نظام کے احترام سے کبھی غفلت برتنے کا مرتکب ہو۔ ذیل میں حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کے پُر معارف خطبات اور (کبیر) کے بعض ایسے اقتباسات یکجائی صورت میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں جن میں حضور نے اطاعت کی بنیادی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔

"دین کا خلاصہ ہے اطاعت، اطاعت اطاعت۔ دنیا میں ہر کام کیلئے رستے ہوتے ہیں۔ اور ان رستوں کے بغیر کسی جماعت کا ترقی کرنا بالکل ناممکن ہوتا ہے۔ قومی ترقی کے رستوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو قومی کارکن اور جماعتی خادم ہوں۔ ان کے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پایا جائے۔ جب تک اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پوری طرح نہ پایا جائے۔ جماعتی کام کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ پس جماعتی ترقی کے لحاظ سے اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ کارکنوں میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (۔۔۔۔) یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ مگر انسانی کمزوریوں میں جہاں اور نقائص ہوتے ہیں۔ مثلاً جھوٹ۔ عیب۔ سستی۔ کسل وغیرہ یا طنز و طعن کی بات کرنا وہاں بعض لوگوں میں یہ نقص بھی ہوتا ہے کہ وہ اطاعت سے گریز کرتے ہیں۔ اور جب بھی انہیں کوئی حکم ایسا دیا جاتا ہے جو ان کی پسند کے خلاف ہوتا ہے۔ تو وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں سے قوم کو قطعی طور پر پاک کرنا تو ناممکن ہوتا ہے۔ مگر اس کو برداشت کر لینا بھی ناممکن ہے۔ بے شک ایک انسان کی عادت ہی ایسی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ افسر کے احکام کو نہ مانے اور جب کوئی حکم دے تو اس پر حملہ کرنے اور کاٹنے کی کوشش کرتا ہے مگر جہاں وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے مجبور ہے وہاں سلسلہ بھی مجبور ہے کہ ایسا انسان اپنی اصلاح نہ کرے تو اسے جماعتی کاموں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی کی طبیعت ہی ایسی ہے اور وہ مجبور ہے مگر جماعت بھی مجبور ہے کہ اگر وہ اپنی طبیعت کی اصلاح نہ کرے تو اسے بھی جماعتی کاموں سے علیحدہ کر دے۔

عدم اطاعت کی کئی وجوہ ہوتی ہیں۔ ایسا شخص کبھی تو ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے کہ جس کی لوگ عزت کرتے ہیں اور اس وجہ سے اسکا دماغ خراب ہو چکا ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کسی کو مجھے حکم دینے کا حق نہیں۔ کبھی اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کسی بیماری کے نتیجے میں اس کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ کبھی اسکے اندر کبر اور غرور کا مادہ ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں اتنا بڑا عالم اور عقلمند انسان ہوں کہ کسی کو مجھے کوئی حکم دینے کا حق ہی نہیں پھر بعض لوگ ایسی دماغی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ جو کام بھی انکے سپرد کیا جائے وہ کہتے ہیں کہ جب تک اس کام کی باگ ڈور کلیتاً میرے ہاتھ میں نہ دی جائے اور تمام اختیارات میرے ہاتھ میں نہ ہوں۔ کام چل ہی نہیں سکتا۔ ہندوستان کے لوگوں میں بالخصوص یہ خرابی پائی جاتی ہے۔ کہ جو کام بھی انکے سپرد ہو وہ چاہتے ہیں کہ تمام کے تمام اختیارات ان کے ہاتھ میں ہوں"

خوب یاد رکھو کہ اطاعت اطاعت، اطاعت، خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اسکی نمازیں اس کے روزے اور اسکا ایمان کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔

جو شخص نمازیں پڑھتا ہے چندے دیتا ہے (   ) صدقات کرتا ہے اور دوسری نیکیاں بجا لاتا ہے۔ مگر اس میں یہ نقص ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں ابلیس

حقیقت یہ ہے کہ دین کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو افراد سے تعلق رکھتے ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ اور دوسرے ایسے احکام جو تمام لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے (اجتماعی کوشش) مشورہ کے لئے قوم کا جمع ہونا یا کوئی ایسا حکم جو ساری جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہو۔ جو کام ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں افراد سے نہیں ان میں سب کو ایسا پرویا ہونا چاہیئے جیسے تسبیح کے دانے ایک دھاگے میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں کسی کو ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی ضروری کام کیلئے جانا چاہے تو امام کی اجازت لے جائے اسی حقیقت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کیلئے لوگ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں تو دھاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں اور اسے امام کہتے ہیں درحقیقت اس سے قومی تنظیم کی اہمیت کی طرف ہی اشارہ ہوتا ہے۔ اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے اسی طرح تمہیں بھی ایک امام کے پیچھے چلنا چاہیئے۔ ورنہ تمہاری تسبیح وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گی جو اجتماعی تسبیح پیدا کیا کرتی ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو اس گُر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ (صاحب ایمان) ہی نہیں ہو سکتا جو ایسے امور میں جو ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے۔ اور امام کی پرواہ نہ کرے۔

جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عائد ہوتی ہیں۔ اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے اور سلسلہ کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہوں کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی۔ اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے اور ایسا فتنہ اور جوش پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور ہو جاتی ہے کہ اس لڑائی میں شامل ہو تو اس کے متعلق یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے امام اور (   ) کے منصب کو چھین لیا۔ اور خود امام اور (   ) بن بیٹھا اور وہ فیصلہ جس کا اجراء امام اور (   ) کے ہاتھوں ہونا چاہیئے تھا خود ہی صادر کر دیا۔ اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو تم ہی بتاؤ امن کہاں رہ سکتا ہے۔

امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے باوجود بیعت کر لینے کے ابھی تک بیعت کا مفہوم نہیں سمجھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بہت بڑی ذمہ داری جماعت کے علماء پر ہے وہ (امامت) اور اس کی اہمیت پر تقریریں کرنے سے ساکت رہتے ہیں اور ان کے لیکچر ہمیشہ اور اور مضامین پر ہوتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بہت ہی کم دلائل قرآن مجید یا احادیث یا عقل سے دیئے جائیں گے۔ کہ (امامت) سے وابستگی کتنی اہم چیز ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ لوگ شاید ان مسائل کو جانتے ہی ہیں۔ اس لئے ان مسائل پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ یہی وہ خیال تھا جس نے پہلوں کو تباہ کر دیا۔ گذشتہ علماء نے خیال کر لیا کہ توحید پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے بھلا کوئی (-) ایسا بھی ہو سکتا ہے جو توحید کو نہ مانے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ توحید ان کے ہاتھ سے جاتی رہی۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ رسالت پر ایمان لانے کی اہمیت واضح کرنے کی کیا حاجت ہے یہ تو ایک صاف اور واضح مسئلہ ہے نتیجہ یہ ہوا کہ رسالت پر ایمان بھی جاتا رہا۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ نظام کی ضرورت پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے۔ سب کو معلوم ہی ہے کہ نظام میں سب برکت ہے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا نظام بھی ٹوٹ گیا۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ نماز اور روزہ کی تاکید کرنے کی بار بار کیا ضرورت ہے۔ سب لوگ نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نمازوں میں بھی سستی آگئی اور روزے بھی ہاتھ سے جاتے رہے۔ اسی طرح انہوں نے خیال کر لیا کہ (   ) کا مسئلہ بھی ایسا مسئلہ ہے جس سے کوئی ناواقف ہو اور نتیجہ ہوا کہ (   ) کے مسائل بھی لوگوں کے ذہن سے اتر گئے اور استطاعت کے باوجود انہوں نے (   ) کرنا چھوڑ دیا۔ تو جب کسی قوم کے علماء یہ خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں فلاں مسائل لوگ جانتے ہی ہیں اس قوم میں آہستہ آہستہ ان مسائل سے ناواقفیت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور آخر اس نیکی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں ایک حد تک اس کی ذمہ داری جماعت کے علماء پر ہے۔ لیکن ایک حد تک اس کی ذمہ داری جماعت کے افراد پر بھی ہے۔ کیونکہ ان کے سامنے یہ مسائل بالکل تازہ ہیں۔ اور وہ امامت کی اہمیت سے پورے طور پر آگاہ کئے جا چکے ہیں۔ اور گو آج اس پر بحثیں نہیں ہوتیں مگر آج سے بیس سال پہلے اس پر خوب بحثیں ہو چکی ہیں۔ اور خود جماعت کے افراد اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ پھر آج وہ ان مسائل کو کیوں بھول گئے۔ پس میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری یہ باتیں سمجھنی مشکل نہیں۔ تم میں سے جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ یہ باتیں مشکل ہیں اور جلد سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ وہ کوئی آٹھ دس سال کا بچہ میرے سامنے لے آئے میں اسے یہ تمام باتیں سمجھا کر بتا دیتا ہوں پھر اتنی وضاحت کے بعد بھی تم لوگ نہ سمجھو تو سوائے اس کے اور کیا معنے ہوں گے کہ تم چاہتے ہی نہیں کہ سمجھو۔ اور میری باتوں پر عمل کرو۔ میں سوئے ہوئے کو تو جگا سکتا ہوں مگر جو جاگ رہا ہو اور یونہی آنکھیں بند کر کے پڑا ہوا ہو۔ اسے کس طرح جگا سکتا ہوں۔ اس کے متعلق تو میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ میں خدا ہی سے کہوں کہ خدایا مجھے اس نادان دوست سے بچا کہ یہ میرے کام میں روک بنا ہوا ہے۔

(الفضل ۵ جون ۱۹۳۶ء)

میں نے متواتر جماعت کو بتایا ہے کہ (امامت) کی بنیاد محض اور محض اس بات پر ہے۔۔۔ یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور ایمان لانے والا اس ڈھال کے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے۔ ایمان لانے والے کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔ اگر ہم اس مسئلہ کو ذرا بھی بھلا دیں۔ اس کی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اس کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیں تو جس غرض کے لئے (امامت) قائم ہے وہ مفقود ہو جائے گی۔ میں جانتا ہوں کہ انسانی فطرت کی کمزوریاں کبھی کبھی اسے اپنے جوش اور غصہ میں اپنے فرائض سے غافل کر دیتی ہیں پھر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کبھی انسان ایسا اشتعال میں آجاتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ میں منہ سے کیا کہہ رہا ہوں مگر بہرحال یہ حالت اس کی کمزوری کی ہوتی ہے۔ نیکی کی نہیں اور ایمان لانے والے کا کام یہ ہے کہ کمزوری کی حالت کو مستقل نہ ہونے دے۔ اور جہاں تک ہو سکے اسے عارضی بنائے۔ بلکہ بالکل دور کر دے۔ اگر ایک امام اور (   ) کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرے کی ضرورت ہے تو پھر (-) امامت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور (   ) کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو ایمان لانے والا اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے۔ اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے۔ اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر ایمان لانے والے کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔

جماعت کے معنی یہ ہیں کہ ہم لوگ متفق ہو کر ایک اقرار کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ہم نظام سلسلہ کی مضبوطی کے لئے مل کر کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن وہ جو نظام سلسلہ کو توڑتا ہے۔ ہم ہر وقت اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ جب اسے نظام کا احترام نہیں تو ایسے شخص کی جماعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا جائے۔ میں ہمیشہ عفو سے کام لیا کرتا ہوں مگر ایسے موقعہ پر عفو کرنا سلسلہ سے دشمنی کرنا ہے۔

میں دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے کہ جس بات کا ایک دفعہ اعلان ہو اسے اچھی طرح یاد رکھا جائے۔ نظام سلسلہ، نظام سلسلہ جس کا ذکر کرتے ہوئے ہماری زبانیں خشک ہوتی ہیں اسی بات کا نام ہے کہ تمام جماعت ایک قانون کی پابند ہو اور وہ ہر حرکت و سکون کو مقررہ نظام کے ماتحت رکھے۔ آوارہ گرد لوگوں اور ایک جماعت میں فرق یہی ہوتا ہے کہ آوارہ گرد لوگوں کا کوئی نظام نہیں ہوتا اور ان میں سے ہر شخص اپنی مرضی اور منشاء کے ماتحت کام کرتا ہے۔ مگر جماعت اپنے لئے بعض قوانین مقرر کر کے ان کے ماتحت کام کیا کرتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اس بات کی پابند قرار دیتی ہے کہ وہ کام کرنے کے نظام سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس اصل کے ماتحت تمام لوگ اتحاد اور یکجہتی سے کام کیا کرتے ہیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک بہت سے دوست ایسے ہیں جو نہ تو نظام جماعت کو قائم رکھنے کی طرف توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی اگر کوئی اعلان ہو تو اسے یاد رکھتے ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعلان سن کر یہ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ اعلان ہمارے لئے نہیں۔ دوسروں کے لئے ہے۔۔۔

میں دوستوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی اعلان ہوتا ہے تو اس سے تمام لوگ مراد ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ بعض لوگوں کا استثنیٰ کر دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ فلاں فلاں شخص مستثنیٰ ہے اور اگر کسی کو مستثنیٰ نہ کیا جائے تو سب کو اس اعلان کی قدر کرنی چاہیئے اور اپنے نظام کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس وقت ہماری جماعت جس حالت میں سے گذر رہی ہے۔ اس میں اسے پابندیوں کی سخت ضرورت ہے۔ پس میں اپنی جماعت کو یہی نصیحت کروں گا کہ اگر تم ترقی اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تربیت کے ماتحت رہ کر ہی حاصل کر سکتے ہو۔ جب تک پابندیوں کے لئے تیار نہ ہو گے اور جب تک احکام کے جوئے کے نیچے گردن نہ رکھ دو گے کچھ ترقی نہ کر سکو گے بے شک جوا پہلے پہل بوجھل لگتا ہے مگر جب عادت ہو جائے تو پھر اس کا احساس بھی نہیں رہتا۔۔۔ چاہیئے کہ ہماری جماعت کے افراد خواہ وہ قادیان میں رہتے ہوں یا باہر اپنے آپ کو ہر بات میں ہدایات اور قوانین کا پابند بنائیں اور اس کی ایسی عادت ڈالیں کہ ان کو قوانین معلوم ہی نہ ہوں۔ دیکھو بچے ننگے پاؤں پھرتے ہیں لیکن بڑے ہو کر نہیں چاہتے کہ جوتی نہ پہنیں۔ بچے پڑھتے نہیں مگر بڑے ہو کر پڑھتے ہیں کیونکہ اسی میں فائدہ سمجھتے ہیں۔ تمہاری یہی حالت ہے اور اب اگر ہدایات کی پابندی کی عادت ڈالو گے تو پھر ان کی پابندی کرنے میں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ عادت تو بری بھی جس کو پڑ جاتی ہے۔ وہ کرتا رہتا ہے پھر اگر نیکی کی عادت ڈالو گے تو وہ کیوں اچھی نہ لگے گی۔ پس پورے طور پر قوانین کے فرمانبردار بن جاؤ اور اطاعت کی عادت ڈالو ورنہ یاد رکھو قطعاً ترقی حاصل نہ ہو گی۔ قوانین کی پابندی چھوڑ کر نہ پہلے کسی قوم نے ترقی کی ہے نہ اب کر سکتی ہے۔ اپنے اپنے زمانے کی پابندیوں کو مدنظر رکھنے کی

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک مصلح الدین احمد

دِل کے حملہ پر جوابی حملہ کیجئے

فی زمانہ چونکہ دل کے امراض میں اضافہ ہوا ہے اور دائیں بائیں کئی مریض امراضِ قلب کے نظر آتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ ذرا سی چھاتی میں درد یا سانس چڑھنے کی شکایت یا نقاہت اور کمزوری پر اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ کہیں دل پر تو حملہ نہیں ہوا۔ دوسری طرف بعض لوگ ایسی شکایت کا پورا نوٹس نہیں لیتے اور کہتے ہیں ڈاکٹر کے پاس گئے تو کئی واہموں میں مبتلا کر دے گا۔ اس لئے خیر ہے اور محض ہاضمہ کی دوائی یا کسی حکیم کی عام دوائی یا ادھر ادھر کے مشوروں کے مطابق از خود دوائی لے کر وقتی طور پر تکلیف رفع ہونے پر سمجھتے ہیں کہ خیریت ہے۔ یہ دونوں طریق درست نہیں۔ خواہ مخواہ وہم میں مبتلا ہونا بھی ٹھیک نہیں اور علاج سے لاپرواہی یا ڈاکٹر سے مشورہ اور چیک اپ سے اجتناب بھی مرض کی بروقت تشخیص نہ ہونے کا اور آئندہ زیادہ مشکلات کا موجب ہو سکتا ہے۔

آیئے پہلے یہ جان لیں کہ ہارٹ اٹیک (دل کا حملہ) کہتے کسے ہیں؟

ہارٹ اٹیک اس وقت ہوتا ہے جب دل کے کسی حصہ میں خون پورا نہیں پہنچ پاتا جس کی وجہ کسی شریان (ARTERY) میں رکاوٹ کا پایا جانا ہے۔ جو حصہ خون سے محروم ہو جاتا ہے دل کے اس حصہ کے پٹھے اپنا کام مزید جاری نہیں رکھ سکتے۔ کتنا حصہ متاثر ہوا ہے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ رکاوٹ کہاں پیدا ہوئی ہے۔ اس بات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے پہلے یہ جانا جائے کہ دل کیا ہے؟ دراصل دل بنیادی طور پر ایک عضلاتی پمپ ہے اور دوسرے عضلات کی طرح اسے بھی وافر مقدار میں خون درکار ہوتا ہے تاکہ اسے ضروری کام کرنے کے لئے ضروری خوراک اور آکسیجن میسر آتی رہے۔ یہ خون تین بڑی شریانوں (MAIN ARTERIES) کے ذریعہ دل کے عضلات میں پہنچتا ہے۔ اگر طلب کے مطابق پوری آکسیجن دل کو نہ پہنچے (عموماً دل کی شریانوں کے تنگ ہو جانے کے باعث) تو چھاتی میں درد ہوتی ہے جسے طبّی اصطلاح میں انجائنا (ANGINA) کہتے ہیں۔ یہ ہارٹ اٹیک سے بالکل مختلف ہوتی ہے اسے اٹیک نہیں کہنا چاہیئے۔ انجائنا اور ہارٹ اٹیک میں ہم یوں فرق کریں گے کہ:۔

(۱) انجائنا نتیجہ ہے عارضی کمی آکسیجن کا جو کہ دل کو درکار ہے اور عموماً ورزش یا سخت ذہنی، ہیجان یا جذباتی کیفیت پر ایسا ہوتا ہے عام طور پر جب مریض ورزش بند کر دیتا ہے یا رک جاتا ہے یا خاموش لیٹ جاتا ہے تو انجائنا کی درد ختم ہو جاتی ہے۔ خون کی نالیوں کے تنگ ہو جانے کا یہ نتیجہ ہوتی ہے جبکہ

(۲) دل کا حملہ مختلف ہوتا ہے۔ درد زیادہ شدت سے ہوتا ہے اور زیادہ لمبے وقت تک رہتا ہے۔ آرام کرنے سے یہ کم نہیں ہوتا مریض کو بار بار پسینے آتے ہیں اور وہ کمزوری محسوس کرتا ہے اور اپنے آپ کو بیمار گردانتا ہے۔ اکثر صورتوں میں کسی ایک خون کی نالی میں بڑی رکاوٹ اس کا باعث ہوتی ہے۔ اس کیفیت تک پہنچنے میں کئی سال لگے ہوتے ہیں۔ شریان میں آہستہ آہستہ چربی والے مادوں کے بیٹھ جانے سے یہ بالکل تنگ ہو جاتی ہے۔ گویا ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ مادہ خون کو گذرنے سے روک دیتا ہے اور اس طرح یہ ایک CLOT پیدا کر دیتی ہے جسے ڈاکٹر تھرامبس کہتے ہیں اور ایسی رکاوٹ THROMBOSIS کہلاتی ہے

بعض دل کے حملے اتنے ہلکے ہوتے ہیں کہ مریض ان کا کم ہی نوٹس لیتا ہے لیکن بعض شدید ہوتے ہیں۔ شدتِ حملہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کس شریان کا کونسا حصہ متاثر ہوا ہے۔ اگر رکاوٹ ایسی جگہ ہو کہ دل کا خاصہ علاقہ خون سے محروم ہو جائے تو حملہ شدید ہو گا اور اگر ایسی جگہ رکاوٹ ہو کہ کم علاقہ خون سے محروم ہو تو حملہ ہلکا ہو گا۔

حملے کے شبہ پر کیا کریں

خدانخواستہ اگر کسی پر دل کا حملہ ہو ہی جائے یعنی علامات ایسی ہوں کہ اٹیک کا شبہ ہو تو اسے چاہیئے کہ فی الفور آرام دہ پوزیشن میں مکمل سکون کے ساتھ آرام کرے۔ مریض کو ڈاکٹر سے فوراً رابطہ کرنا چاہیئے اور اگر ۵ منٹ کے اندر اندر وہ نہ مل سکے تو اگر ایمرجنسی سروس مل سکتی ہو تو فون پر وضاحت سے اپنی جگہ بتا کر وہاں ایمبولنس منگوالیں واضح ہو کہ یہ ضرور بتایا جائے کہ مریض پر دل کے حملہ کا شبہ ہے تاکہ ایمبولنس کے ساتھ ضروری سامان وغیرہ اور ٹرینڈ عملہ بھی آ سکے یا ایسے مریضوں کے لئے مخصوص ایمبولنس متعلقہ ادارہ بھجوا سکے چونکہ دل کے حملہ سے کوئی حصہ مجروح (DAMAGE) ہو جانے کا شبہ ہے اس لئے مزید نقصان سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ فوری طبی امداد حاصل کی جائے اور دل کی بیماریوں سے متعلقہ ماہر ڈاکٹر اور یونٹ (CORONARY CARE UNIT) کی طرف رجوع کیا جائے

احتیاطیں اور علاج

یونٹ پہنچ کر یا گھر پر رہتے ہوئے ضروری ہے کہ آرام اور سکون مریض کو میسر ہو تا کہ دل اپنی اصلی حالت پر جلد واپس آ سکے۔ سو ملاقات پر پابندی ضروری ہے۔ اسی طرح چونکہ عام مقدار میں کھانا دل پر بوجھ اور دباؤ ڈالے گا لہٰذا مریض کو بالکل ہلکی غذا اور قلیل مقداروں میں دینی چاہیئے نیز مریض کو باتیں نہیں کرنی چاہئیں جتنا خاموش رہے اتنا اس کے لئے بہتر ہے۔ یونٹ میں مانیٹر پر دل کی حرکت دیکھتے رہنا چاہیئے تاکہ اگر کوئی غیر باقاعدگی ہو تو فوری اس کی اصلاح کے لئے ضروری کارروائی ہو سکے۔ مزید یہ کہ خون کے ٹیسٹ بھی کروانے چاہئیں تاکہ مفید معلومات سے ڈاکٹر استفادہ کر سکے اور صورت حال کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔

عموماً دو تین دن دل کی دیکھ بھال والے یونٹ میں رہ کر دل کی حرکت اور نبض اپنی اصل جگہ پر آجاتی ہے جس پر مریض کو اب عام وارڈ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مزید کچھ دن پر سکون آرام اب بھی ضروری ہے اور ماسوا چند قریبی رشتہ داروں کے ملاقاتیوں پر پابندی ضروری ہے۔ اس عرصہ میں مریض کو پریشان ہونے والی خبریں نہیں پہنچنی چاہئیں۔ اور تیمارداروں کو چاہیئے کہ اسے خوش رکھیں اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ اس عرصہ میں مزید۔ ای۔ سی۔ جی اور چھاتی کا ایکسرے بھی لیا جاتا ہے۔ اس طرح عموماً آٹھ سے بارہ روز ہسپتال میں رہنے کے بعد مریض کو گھر آنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

پہلے دو ہفتوں میں گھر پر ہی معمولی چہل قدمی کرنی چاہیئے جسے آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں تیسرے ہفتہ گھر سے باہر سیر کے لئے نکلنا مفید رہتا ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ کچھ سیڑھیاں بھی چڑھنی چاہئیں تاکہ خوف بھی دور ہو اور درجہ بدرجہ عملی کام کے لئے جسم اور دل تیار ہو سکیں۔ چوتھے ہفتہ گھر کا ہلکا کام اور معمولی کام کاج کر لینا چاہیئے۔ مثلاً گارڈننگ اور پھر روزمرہ کام کی مقدار بڑھانی چاہیئے۔ درجہ بدرجہ سیر کی لمبائی، وقت اور چلنے کی رفتار بڑھائی جائے۔ سائیکلنگ بھی مفید ہے لیکن چھلانگ لگا کر چڑھنا، کسی کو پیچھے بٹھا کر چلانا، تیز چلانا، ہوا کے مخالف چلانا یا چڑھائی پر چلانا مضر ہو گا۔

اکثر دل کے مریض حملہ سے قبل اپنے آپ کو فِٹ رکھنے کے لئے وقت نہیں نکالا کرتے تھے۔ اب ان کو چاہیئے کہ اپنے معمول میں فرق لائیں اور دیگر ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ سپورٹس اور سیر و تفریح کے لئے وقت ضرور نکالیں۔ شروع میں زیادہ نہیں کر سکیں گے آہستہ آہستہ اپنے آپ کو اس کا عادی بنائیں۔ یکدم زیادہ ورزش اور سخت محنت نقصان دہ ہو گی اس سے بچنا چاہیئے لیکن ڈرنے کی ضرورت نہیں ہمت سے کام لے کر درجہ بدرجہ ورزش میں اضافہ باسانی کیا جا سکتا ہے۔ اس دوران کوئی شکایت ہو اور شبہ ہو تو ڈاکٹر سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ ہاں ایک بات ضروری ہے کہ سخت سردی، ہوادار موسم اور شدید گرمی میں گھر سے باہر جانے سے پرہیز کریں نیز کسی، کدال، بیلچہ کس کے استعمال اور چیزیں کھینچنے دھکیلنے اور اٹھانے سے پرہیز ضروری ہے۔ اسی طرح زیادہ چڑھائی چڑھنا، کھانے کے معاً بعد سائیکل چلانا یا تیز چلنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ کھانے کے بعد ۲۰ منٹ سے آدھ گھنٹہ تک آرام کریں۔

نیند اور آرام

بیماری کے حملہ کے بعد کچھ عرصہ تھکان اور نقاہت محسوس کرنا قدرتی امر ہے اس لئے تھکان ہو جاوے تو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ صحت بہتری کی طرف نہیں جا رہی۔ جب تھکان محسوس ہو فوراً آرام کریں۔ ہسپتال سے گھر آنے پر کچھ ہفتے بعد دوپہر سو جانا بہت مفید رہتا ہے۔ نیز رات کو کم از کم سات سے آٹھ گھنٹے نیند کو یقینی بنانا چاہیئے۔ اگر نیند کم آتی ہو تو ڈاکٹر کی مشورہ سے نیند آور گولی کا استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہاں عندالضرورت اس کا استعمال کریں ویسے نہیں۔

ہوائی و دیگر سفر

ہسپتال سے فراغت کے بعد چھ سے آٹھ ہفتے تک ہوائی سفر سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ عام ٹرانسپورٹ پر سفر بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ پرائیویٹ کار وغیرہ پر مختصر سفر کیا جا سکتا ہے لمبا نہیں۔ نیز سفر سے آتے ہی نہ فوری نہانا چاہیئے نہ کوئی چیز کھانی چاہیئے کم از کم ۲۰ منٹ آرام کے بعد ایسا کر سکتے ہیں نیز جھٹکے لگنے والی گاڑی مثلاً جیپ یا کچی سڑک وغیرہ کے سفر سے پرہیز کرنی ضروری ہے۔ رستہ کے لئے پرہیزی کھانا اور جو گھر میں صاف پانی استعمال کرتے ہیں بہتر ہے۔ ابلا ہوا ہو ہمراہ ضرور لے جائیں۔ سوڈا واٹر اور جگہ جگہ کے پانی سے بچیں۔

روزمرہ کے معمول میں تبدیلی

عموماً دل کے بیمار وہی لوگ ہوتے ہیں جو بہت مصروف رہتے ہوں۔ تجارت یا اپنے پیشہ سے متعلق یا خدمت خلق اور دیگر فرائض کی ذمہ داریوں کے متعلق بعد واپسی ہسپتال غور کر کے پہلے کی نسبت انہیں کچھ کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے یا کام کو اس طرح دوبارہ منظم کریں کہ مریض کا بوجھ پہلے کی نسبت ہلکا ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جذباتی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم محمد افضل فاروقی

مکرمہ امینہ راحت صاحبہ

۲۱ جولائی ۱۹۹۱ء بروز اتوار ۳ ۱/۲ بجے صبح تہجد کے وقت ہماری سب سے چھوٹی بہن عزیزہ امینہ راحت ہمیں سوگوار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں "بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر" آپ ہمہ صفت موصوف تھیں۔ ان کا ہر ایک کے ساتھ اخلاص۔ محبت۔ خلق اور خدمت ایسی تھی کہ زندگی بھر یاد رہیں گی۔ عرصہ سال ڈیڑھ سال سے چھاتی کا کینسر تھا آپریشن کرایا گیا۔ علاج معالجہ جاری رہا کچھ عرصہ آرام ہو گیا مگر پھر بیماری عود کر آئی کمزوری بڑھتی گئی۔ صحت جواب دیتی گئی۔ آخر ایک دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ ہم دو بھائیوں کی یہ سب سے چھوٹی بہن تھی۔ ہم سے دو بڑی بہنیں سال ۱۹۷۶ء اور سال ۱۹۸۷ء یکے بعد دیگرے فوت ہو گئی تھیں۔ خاکسار کے والد بزرگوار حکیم محمد اکرم صاحب سال ۱۹۴۵ء میں فوت ہو گئے تھے۔ گھر کا بوجھ خاکسار کے کندھے پر آ پڑا۔ والد صاحب کی فوتیدگی کے صرف ایک ماہ پہلے خاکسار کی شادی ہوئی۔ چھوٹا بھائی اور یہ چھوٹی بہن اور والدہ صاحبہ ہم سب ایک ہی گھر کے مکین تھے والدہ صاحبہ کو یہ چھوٹی بہن ہم سے زیادہ پیاری تھی۔ جہاں بھی والدہ صاحبہ تشریف لے جاتیں یہ ساتھ جاتیں۔ اس کی شادی خاکسار نے اپنے ماموں زاد بھائی محمد عبد الوہاب شکرانی کے ساتھ کر دی۔ زیادہ پیاری لاڈلی ہونے کی وجہ سے والدہ صاحبہ اکثر و بیشتر اس کے پاس رہا کرتے تھے۔ ہمارے بہنوئی محمد عبد الوہاب صاحب شکرانی کی ملازمت بطور ڈسپنسر سال ۱۹۶۰ء میں لیبور برادرز رحیم یار خان میں ہو گئی۔ میاں بیوی نے رحیم یار خان رہائش رکھ لی۔ اور تیس سال رحیم یار خان میں مقیم رہے۔ اب حال ہی میں انہیں جون ۱۹۹۱ء میں پنشن ملی ہے۔ اور یہ صاحبان اپنا سارا سامان وغیرہ لے کر اوچ شریف آئے۔ چھ ماہ پہلے نیا پختہ مکان تعمیر کرایا۔ ہم سب خوش ہوئے کہ ہماری چھوٹی بہن ۳۰ سال کا عرصہ گذار کر اب ہمارے پاس آ گئی ہے۔ مگر قدرت کو اور منظور تھا۔

صرف دو تین ماہ ہمارے ساتھ گذارا اور وہ بھی درد و تکلیف اور بیماری میں۔ روزانہ انکے گھر بیمار پرسی کے لیئے جانا پڑتا تھا۔ انکو دلاسا دیتے۔ انہیں خوش کرتے۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے اور کہتے کہ آپ صحت مند ہو جائیں گی۔ والدہ صاحبہ ۱۹۷۹ء میں فوت ہو گئیں۔ انکے حالات کے متعلق خاکسار قارئین الفضل کے لیئے مضمون لکھے گا۔ اب ہم صرف دو بھائی ہیں۔ ہمارے بہنوئی محمد عبد الوہاب خان صاحب اور بہن عزیزہ امینہ راحت جتنا عرصہ رحیم یار خاں مقیم رہے ہیں۔ باوجودیکہ لیبور برادرز میں انہیں ایک چھوٹا سا کوارٹر ملا ہوا تھا۔ مگر وہاں پر سارا عرصہ مہمان نوازی کے لیئے ایک قسم کا ہوٹل جاری رہا اور اپنوں اور رشتہ داروں کے بچوں کی پڑھائی و تعلیم کیلئے ایک قسم کا ہوسٹل بنا رہا۔ چھوٹا سا دو کمروں والا کوارٹر اور چھوٹا سا صحن مگر روزانہ پندرہ بیس افراد سے کم رہائش پذیر نہ ہوتے تھے۔ کئی دفعہ رحیم یار خان میں جانا رہا اور جا کر دیکھا کہ کمروں کے اندر چارپائیوں کے اوپر چارپائی اور نیچے فرش پر گدے بچھا دیئے جاتے۔ اندر اور باہر پنکھے چلا دیئے جاتے۔ اور اسی طرح یہ گھر کے مکین رات بسر کر لیتے تھے۔ دو چار مہمان روزانہ وہاں پر موجود رہتے۔ مگر ہماری بہن کے چہرے پر کبھی بھی ملال نہ آیا۔ بلکہ مسکراتی اور خوش رہتی کہ ہمارا گھر ہر وقت مہمانوں سے بھرا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں میں سے کوئی بیمار ہو جاتا یا کسی کا آپریشن کرانا پڑتا۔ تو اسے رحیم یار خان لے جاتے۔ بیمار کے ساتھ دو چار تیمار دار بھی ساتھ جاتے اور یہ سب انہی کے گھر جاتے اور تا صحت وہاں پر رہتے۔ انکی تیمارداری بھی ہماری بہن کو کرنی پڑتی۔ والدہ صاحبہ کی تربیت کا ایسا نقش چڑھا جو مرتے دم تک خوش مزاج۔ خوش اخلاق ہنس مکھ چہرہ رہا۔ اخلاص۔ محبت۔ مہمان نوازی اور تیمارداری میں ید طولےٰ تھیں بیماری میں آخر دم تک صابر و شاکر رہیں۔ احمدیت کی شیدائی اور امامت کی فدائی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند بلکہ اپنے بچوں کو بھی نمازوں اور روزوں کا پابند بنایا۔ ان کے چار بیٹے جن میں دو شادی شدہ ہیں اور چھ بیٹیاں جن میں تین شادی شدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ ۲۱ جولائی کو خاکسار نے جنازہ پڑھایا۔ چونکہ موصیہ تھیں اس لیئے ربوہ لے جایا گیا۔ اور ۲۲ جولائی بروز سوموار دس بجے دن نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

اور ذہنی دباؤ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ خطرناک ہے جتنا کہ جسمانی مشقت۔ اس لئے جہاں جذبات میں ہیجان پیدا ہونے کا خدشہ ہو اس سے بہر صورت اجتناب ضروری ہے۔ غصہ سے پرہیز اور پُرسکون رہنے کی مشق ضروری ہے۔ جب یہ نوٹ کریں کہ غصہ کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے فوراً اس معاملہ سے الگ ہو جائیں اور اس سے بچیں یہ نہایت ضروری ہے

خوراک میں بھی تبدیلی لانی ضروری ہے پہلے کی طرح جو جی میں آیا اور جتنا چاہا کھا لیا، میں تبدیلی لائیں۔ زیادہ چربی والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ سبزیوں کا استعمال زیادہ کریں بہتر ہے کہ دم میں پکا کر کھائیں یا ابلی ہوئی۔ معمولی سن فلاور آئیل یا کارن آئیل کا استعمال کر سکتے ہیں۔ گھی سے کلی اجتناب چاہیئے۔ لہسن اور پیاز مفید ہے جنہیں ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے وہ نمک کا استعمال بہت کم کر دیں۔ تازہ چیزیں کھانی چاہئیں باسی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اسی طرح بازار کی چیزیں بالخصوص چاٹ۔ سموسہ اور مٹھائیوں سے بچیں۔ دہی کا استعمال مفید ہے۔ اپنا وزن چیک کرتے رہیں معیاری وزن کی حدود کے اندر رہنا چاہیئے۔ اگر زیادہ ہو تو ڈاکٹری مشورہ سے اسے کم کریں۔ اور پھر جب صحیح ہو جائے اسے قائم رکھنے کے لئے مستقل مزاجی کا ثبوت دیں۔ جن کو سگریٹ نوشی کی عادت ہے ان کو اب اسے کلیتہً ترک کر دینا چاہیئے۔ سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ قریبی دوست اور گھر کے افراد جو سگریٹ نوشی کے عادی ہوں وہ بھی مریض کے ہسپتال سے گھر آنے سے قبل ہی اسے ترک کر دیں۔

ڈاکٹر نے جو ادویہ تجویز کی ہوں ان کا استعمال باقاعدہ کرنا چاہیئے۔ اور وقت پر مقرر خوراک دوائی کی لینا ضروری ہے۔ کسی وقت بھی گولیاں وغیرہ ختم نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر گھر سے باہر سیر وغیرہ کے وقت نائٹریٹ گولی کے استعمال کی ڈاکٹر ہدایت کرے تو اسے جیب میں ضرور رکھیں اور عند الضرورت استعمال کریں ویسے ان سے جتنا بچا جا سکے بہتر ہے کوشش کریں کہ مشقت اتنی ہی ہو کہ گولی کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ کھانا پیٹ بھر کر ہرگز نہ کھائیں۔ دن میں تین کی بجائے پانچ مرتبہ کھائیں مگر کم مقدار میں اور کھانے کے معاً بعد سائیکل چلانے، سیڑھیاں چڑھنے، تیز قدمی یا لمبا چلنے سے پرہیز کریں۔ بہتر یہ ہے کہ کھانے کے بعد آدھ گھنٹہ مکمل آرام کریں کم از کم ۲۰ منٹ بہر حال ضروری ہیں۔ اکثر دوبارہ ہارٹ اٹیک کھانے کے معاً بعد یا دوران ورزشی عمل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

حرف آخر

سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعا پر پہلے سے زیادہ توجہ دی جائے۔ فرمان الٰہی ہے "سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل تسکین اور اطمینان پاتے ہیں"۔ پس ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید بہت کریں۔ اس سے بہت سا فکر اور خوف دور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں سے عاجزانہ درخواست دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ غیر معمولی فضل فرماتا ہے اور شافی مطلق کا فضل ہی شامل حال ہو تب ہی ڈاکٹری مشورے مفید اور ادویہ مؤثر ہوتی ہیں اس لئے عبادات کی بجا آوری، ذکر الٰہی اور تسبیحات اور رفاہ عام کے کام، غریب پروری اور خدمت خلق کے امور کی سر انجام دہی پہلے سے زیادہ کرنی اور اپنے طور طریق میں اصلاح ضروری ہے غصہ، ذہنی تناؤ، خواہ مخواہ الجھنے، کسی پر دباؤ ڈالنے اور گہری سوچ اور غم اور فکر اور ضرورت سے زیادہ حساس ہونے سے بچنا ضروری ہے۔ غمزدہ ماحول سے الگ رہیں اور خوش دلی اور ظرافت والی محفلوں سے مستفیض ہوں۔ ہمیشہ پُرامید رہیں اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مرض سے محفوظ رکھے اور جو اس کے مریض ہیں انہیں اپنے فضل خاص سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور قومی، ملی اور مذہبی ذمہ داریوں کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں اولاد در اولاد کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے اور اپنے مولا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۲۱ میں حافظ برہان محمد خان ولد فتح محمد خان قوم مغل پیشہ تدریس عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۴ جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۶-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۱۳۰۰.۰۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حافظ برہان محمد خان کوارٹر نمبر ۴ جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ حمید احمد خالد وصیت نمبر ۱۵۶۳۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ خلیل احمد تنویر وصیت نمبر ۲۳۶۴۸

مسل نمبر ۲۸۱۲۲ میں شاہد محمود ولد حبیب اللہ صاحب قوم اٹھوال پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شاہد محمود طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شاہد محمود کاہلوں وصیت نمبر ۲۶۵۳۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد اقبال وصیت نمبر ۲۶۷۵۵

مسل نمبر ۲۸۱۲۳ میں حبیب اللہ ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم جٹ جنہ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھابھڑہ ضلع سرگودھا حال ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۱۴ مرلہ ۔ ۴۵ کنال مالیتی سوا چھ لاکھ روپے (۲) مکان واقع بھابھڑہ ضلع سرگودھا ۴/۱ مرلہ مالیتی ۱۰۰,۰۰۰ روپے۔ (۳) مکان نمبر ۳۲/۲ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی سوا لاکھ (۴) دو پلاٹ برقبہ ۲ کنال مالیتی ساٹھ ہزار روپے۔ (۵) نقد چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۲۹/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۴۵۰۰.۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حبیب اللہ ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۲۵۵۵۱ گواہ شد نمبر۲۔ ثناء اللہ خان مسل نمبر ۲۷۸۰۷۔

مسل نمبر ۲۸۱۲۴ میں صفیہ بی بی زوجہ چوہدری حبیب اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۳۲۰۰/- روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۶۳ گرام ۹۰۰ ملی گرام مالیتی ۱۶,۹۱۹/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صفیہ بی بی ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۲۵۵۵۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ ثناء اللہ خان مسل نمبر ۲۷۸۰۷

مسل نمبر ۲۸۱۲۵ میں مبارکہ متین بنت چوہدری حبیب اللہ صاحب قوم جٹ جنہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ مبارکہ متین ۳۲/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۲۵۵۵۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ ثناء اللہ خان مسل نمبر ۲۷۸۰۷

مسل نمبر ۲۸۱۲۶ میں نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب عارف قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۵-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر دو ہزار روپے۔ (۲) طلائی کانٹے وزن ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰.۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد عارف ۵/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد عارف خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد نواز ولد محمد خان ۴/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ۔

بقیہ: ص ۴ سے آگے

وجہ سے پہلے لوگوں نے ترقی کی۔ اسی طرح تم کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ان راستوں پر چلائے جو کامیابی کے راستے ہیں اور کامیابی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریکِ جدید

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔" (سیدنا حضرت فضل عمر)

۴۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائیں جو گھر بہ گھر پھر کر عرصہ مذکورہ میں وصولیاں کریں۔

۵۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کی پابندی کروائیں اور ٹارگٹ حاصل کر کے دم لیں (کم از کم چندہ کتنا ہونا چاہیئے؟ وہ ماہوار آمد کا ۵/۱ ہے یہ امر واضح کر دیا گیا ہے)

۶۔ مخیر دوستوں سے پانچ پانچ سو یا اس سے زائد رقم کی اپیل کریں۔

۷۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بند کھاتہ جات بحال کرانے کی بھی از حد کوشش کریں اور ان کے وارثوں سے کچھ نہ کچھ لے کر کھاتے زندہ کروائیں۔

۸۔ ۷ ستمبر کو جائزہ لیں اور جن افراد نے پر خلوص تعاون فرمایا ہو ان کے اسماء بغرض دعا سنائے جائیں۔

۹۔ جمع شدہ رقم اولین موقعہ پر مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کریں۔

۱۰۔ حضور انور کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے اولین موقعہ پر ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

• بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
• بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
• کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
• چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
• بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
• مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
• سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
• آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
• بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہِ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

• لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ • فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار • راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 • کوئٹہ:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار • کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ:۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کھاتے داروں کا پیسہ کھانے والے دو حکومتی اراکین اسمبلی کو سرعام پھانسی دی جائے۔ انہوں نے فنانس کارپوریشنوں کے بحران میں عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے کئے جانے والے دورے کے دوران کہا کہ لوگوں کی رقوم واپس کرنے کے لئے شوگر مل بیچی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پولیس ذرائع نے بتایا ہے کہ آصف زرداری کو عدالت سے لاتے یا واپس لیجاتے ہوئے قتل کرنے کی سازش تیار کی گئی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو میں وفاقی اور صوبائی تمام حکمرانوں کو اس قتل میں شریک قرار دوں گی۔

○ چمن ریلوے سٹیشن پر ٹرین میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۸ افراد ہلاک اور ۲۸ زخمی ہو گئے۔ ٹرین کوئٹہ سے ابھی ۲۰ گز دور ہی گئی تھی کہ زوردار دھماکہ سے بم پھٹ گیا انسانوں کے پرخچے اڑ گئے۔ تین بوگیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ یہ ٹرین کوئٹہ جا رہی تھی

○ سکھر میں جئے سندھ کے کارکنوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور دوکانیں بند کرانے کی کوشش کی پولیس نے لاٹھی چارج کر کے مختلف مقامات پر دو صحافیوں سمیت ۶۰ افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ نوشہرہ اور جہانگیرہ کے درمیان پُل بہہ گیا ہے۔ نو ٹرینیں متاثر ہوئیں۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) آفس کلرک تین عدد، عمر کم از کم ۲۵ سال سے اوپر ہو۔

(۲) ڈرائیور، عمر ۴۰ سال سے اوپر اور سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۰، منٹگمری روڈ لاہور

میاں بھائی فون ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے روس کی بالٹک ریاستوں کی آزادی کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے روس کے صدر نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیشہ بالٹک ریاستوں کی بہتری چاہتا ہے۔

○ بالٹک ریاست لتھوانیا میں جرمنی کے سفیر نے صدر لینڈز برجس کو اپنے کاغذات نامزدگی پیش کر دیئے ہیں وہ پہلے سفیر ہیں جنہوں نے باضابطہ طور پر اپنے کاغذات پیش کر کے سفارتخانہ کھولنے کا اعلان کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے شہر پونچھ میں حریت پسندوں نے ۶۰ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوجیوں کے متعدد مورچے بھی تباہ کر دیئے گئے۔ بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپ میں دو حریت پسند شہید اور دو زخمی ہو گئے۔

○ سری لنکا میں بم کے دھماکے سے ۸ افراد ہلاک اور ۳۰ زخمی ہو گئے۔

○ امریکہ میں ایک سروے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکیوں کی اکثریت یلسن کے مقابلے میں گورباچوف کو فوقیت دیتی ہے۔ امریکی عوام کی بڑی تعداد بالٹک جمہوریاؤں کی خود مختاری تسلیم کرنے کے حق میں ہے۔

○ روس کے صدر گورباچوف نے وفاق میں پالیسی ساز ادارہ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے اس کے مطابق کابینہ کی بجائے صدر اور جمہوریتوں کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے گی۔ یہ تجویز عوامی نمائندوں کی کانگرس میں پیش ہوگی۔